انبیا علیہم السلام کا بعد وصال حج و عمرہ کرنے کا ثبوت

تمام صحابہ کرام، تابعین عظام، تبع تابعین، جمہور محدثین و مفسرین اور امت کے متقدمین و متاخرین علمائے کرام وفقہائے عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور سرور کون ومکاں نبی معظم ﷺ اور دیگر تمام انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام اپنے اپنے روضۂ مبارک میں جسموں کے ساتھ زندہ، باحیات ہیں۔ انہیں رزق دیا جاتا ہے اور وہ خورد و نوش کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور حج و عمرہ ادا کرتے ہیں۔

حدیث پاک میں ہے:

عن أبي الدرداء قال: قال رسول اللهﷺ: أكثروا الصلاة علي يوم الجمعة. فإنه مشهود تشهده الملائكة. وإن أحداً لَنْ يُّصلي عليَّ إلا عُرِضَتْ عَلَيَّ صلاته حتىٰ يَفْرُغَ مِنها. قال: قلت: وبعد الموت؟ قال: وبعد الموت. إن الله حَرَّمَ على الأرض أن تأكل أجساد الأنبياء. فنبي الله حي يرزق. (سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہﷺ، حدیث: ۱۶۳۷)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیوں کہ یہ ایسا دن ہے جس میں فرشتے میری بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اس کے فارغ ہونے تک وہ درود میرے سامنے پیش کر دیا جاتا ہے، حضرت ابو درداء بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ ﷺ!) آپ کے وصال کے بعد؟ فرمایا: وصال کے بعد بھی (یعنی میری بارگاہ میں تمہارا درود پیش ہوتا رہے گا) بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاے کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے، اللہ کے نبی زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

صحیح مسلم شریف میں ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِﷺ قَالَ: أَتَيْتُ - وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ - عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ. (الصحيح لمسلم، كتاب الفضائل، باب من فضائل موسىٰ عليهِ السلام، ج:۲، ص:۲۶۸، مجلس البركات)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں شب معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا، حضرت ہداب کی روایت کے مطابق سرخ ٹیلے کے پاس سے میں گزرا (تو میں نے دیکھا کہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے:

"الأنبياء أحياء في قبورهم يصلون" (مسند أبي يعلى، حديث: ٣٣٣١ و مسند البزار)

ترجمہ: انبیاے کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

رہی یہ بات کہ انبیاے کرام علیہم السلام بعد وصال حج و عمرہ بھی فرماتے ہیں تو اس کا ثبوت بھی احادیث کریمہ سے ہے۔ مسلم شریف میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِوَادِي الْأَزْرَقِ فَقَالَ: أَيُّ وَادٍ هَذَا؟ فَقَالُوا: هٰذَا وَادِى الْأَزْرَقِ. قَالَ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى -عَلَيْهِ السَّلَامُ- هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ. ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةِ هَرْشَى. فَقَالَ: أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ. قَالُوا: ثَنِيَّةُ هَرْشَى قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى - عَلَيْهِ السَّلَامُ - عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّي. قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ هُشَيْمٌ: يَعْنِي لِيفًا. (الصحيح لمسلم، كتاب الإيمان، باب الإسراء برسول اللّٰه ﷺ إلى السموات، وفرض الصلوات، ج:١، ص:٩٤، مجلس البركات)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ وادی ازرق کے پاس سے گزرے تو فرمایا: یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ نے عرض کی: (یارسول اللہ ﷺ!) یہ وادی ازرق ہے، پھر آپ نے فرمایا: گویا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گھاٹی سے اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور وہ بلند آواز سے تلبیہ کہہ رہے ہیں، پھر آپ ﷺ "ہرشا" نامی پہاڑ پر تشریف لائے تو پوچھا: یہ کون سی گھاٹی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ہرشا، آپ ﷺ نے فرمایا: میں حضرت یونس بن متّٰی علیہ السلام کو سرخ رنگ کی گھنگریالے بالوں والی اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، جس کی لگام کھجور کی چھال کی ہے، اور آپ اونی جبہ زیب تن کیے ہوئے تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

اس حدیث کو امام حاکم نے اپنی کتاب "المستدرک علی الصحیحین" میں نقل کرنے کے بعد فرمایا:

"هذا حديث صحيح علىٰ شرط مسلم ولم يخرجاه"

یہ حدیث امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔(المستدرک علی الصحیحین مترجم، کتاب تفسیر القرآن، ج:۳، ص:۲۵۴، حدیث:۳۳۱۳، شبیر برادرز، لاہور)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ فِي هَذَا الْوَادِي مُحْرِمًا بَيْنَ قِطَوَانِيَّتَيْنِ. (المعجم الكبير للطبراني، ج:۱۰، ص:۱۴۲، حديث:۱۰۲۵۵، دارالكتب العلميه)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو اس وادی میں دو قطوانی چادروں میں حالت احرام میں دیکھ رہا ہوں۔

عن عطاء مولى أم حبيبة قال: سمعت أبا هريرة يقول : قال رسول الله ﷺ: ليهبطن عيسى ابن مريم حكماً عدلاً وإماماً مقسطاً و ليسلكن فَجًّا حَاجًّا أو معتمراً أو بنيتهما و ليأتين قبري حتى يسلم علي و لأردن عليه. يقول أبوهريرة: أي بني أخي! إن رأيتموه فقولوا: أبو هريرة يقرئك السلام.

هذا حديث صحيح الإسناد و لم يخرجاه بهذه السياقة. (المستدرک علی الصحیحین مترجم، سابقہ انبیاو مرسلین کے واقعات، ج:۳، ص:۷۴۹،۷۴۸، حدیث:۴۱۶۲، شبیر برادرز، لاہور)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ضرور عادل، فیصلہ کرنے والے اور منصف امام بن کر اتریں گے اور وہ حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت سے آبلہ پائی کر کے، میری قبر پر ضرور آئیں گے، مجھے سلام کریں گے اور میں انہیں ضرور جواب دوں گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اگر آپ کو ان کی زیارت کی سعادت نصیب ہو تو ان سے عرض کرنا کہ ابوہریرہ نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اسے اس سند سے نقل نہیں کیا۔

ائمہ و محدثین کی تصریحات سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی بلندی درجات اور عبادت سے لطف اندوز ہونے کے لیے حج و عمرہ کرتے ہیں۔

امام نووی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''المنہاج شرح صحیح لمسلم بن الحجاج'' میں رقم طراز ہیں:
فَإِنْ قِيلَ: كَيْف يَحُجُّونَ وَيُلَبُّونَ وَهُمْ أَمْوَات وَهُمْ فِي الدَّار الْآخِرَة وَلَيْسَتْ دَار عَمَل؟ فَاعْلَمْ أَنَّ لِلْمَشَايِخِ وَفِيمَا ظَهَرَ لَنَا عَنْ هَذَا أَجْوِبَة: أَحَدُهَا أَنَّهُمْ كَالشُّهَدَاءِ بَلْ هُمْ أَفْضَل مِنْهُمْ وَالشُّهَدَاء أَحْيَاء عِنْد رَبّهمْ فَلَا يَبْعُد أَنْ يَحُجُّوا وَيُصَلُّوا كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيث الْآخَر وَأَنْ يَتَقَرَّبُوا إِلَى اللَّه تَعَالَى بِمَا اِسْتَطَاعُوا لِأَنَّهُمْ وَإِنْ كَانُوا قَدْ تُوُفُّوا فَهُمْ فِي هذِهِ الدُّنْيَا الَّتِي هِيَ دَار الْعَمَل حَتَّى إِذَا فَنِيَتْ مُدَّتهَا وَتَعَقَّبَتْهَا الْآخِرَة الَّتِي هِيَ دَار الْجَزَاء اِنْقَطَعَ الْعَمَل. الْوَجْه الثَّانِي أَنَّ عَمَل الْآخِرَة ذِكْر وَدُعَاء قَالَ اللَّه تَعَالَى: {دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانك اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَام}. (الصحيح لمسلم، كتاب الإيمان، باب الإسراء برسول اللّٰہ ﷺ إلى السموات، وفرض الصلوات، ج:١، ص:٩٤، مجلس البركات)

ترجمہ: اگر کوئی سوال کرے کہ انبیاے کرام علیہم السلام انتقال فرمانے کے بعد کیسے حج ادا کرتے اور تلبیہ کہتے ہیں؟ جب کہ وہ دارِ آخرت میں ہیں اور دارِ آخرت دار العمل نہیں بلکہ دار جزا ہے۔ تو امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: سنو! اس سوال کے مشائخ عظام اور جو مجھے ظاہر ہوا ہے چند جواب ہیں:۔

(۱) انبیا علیہم السلام شہدا کی طرح ہیں؛ بلکہ ان سے بھی افضل ہیں، جب شہدا اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں تو انبیاے کرام علیہم السلام کا حج ادا کرنا اور نماز پڑھنا بعید نہیں، جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ انبیاے کرام اپنی حسب استطاعت اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں اگرچہ وہ وفات پا چکے ہیں تاہم وہ اس دنیا میں جلوہ گر ہیں جو کہ دار العمل ہے یہاں تک کہ جب دنیا فنا ہو جائے گی اور اس کے بعد وہ آخرت آئے گی جو دار جزا ہے تو ان کا یہ عمل منقطع ہو جائے گا۔

(۲) آخرت کے اعمال ذکر و اذکار اور دعائیں جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: ''دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.'' (سورہ یونس:۱۰)

ان کی دعا اس (جنت) میں یہ ہوگی کہ اللہ تجھے پاکی ہے اور ان کے ملتے وقت خوشی کا پہلا بول سلام ہے اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیوں کو سراہا اللہ جو رب ہے سارے جہان کا۔ (کنز الایمان)

حضرت ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''جمع الوسائل فی شرح الشمائل'' میں رقم طراز ہیں: إنّه لم يقل أحد أن قبورهم عليهم السلام خالية عن أجسادهم وأرواحهم غير متعلقة بأجسامهم لئلايسمعوا سلام من

يسلم عليهم، وكذا ورد أن الأنبياء عليهم السلام يلبون ويحجون، فنبيناﷺ أولى بهٰذه الكرامات. (جمع الوسائل فی شرح الشمائل، ج:۲، ص:۳۰۰، مطبوعہ مصر)

ترجمہ: بے شک کسی نے یہ نہیں کہا کہ انبیا علیہم السلام کی قبریں ان کے جسموں سے خالی ہیں اور ان کی ارواح کا ان کے جسموں سے کوئی تعلق نہیں اور جو کوئی ان پر سلام پیش کرتا ہے وہ اسے نہیں سنتے۔

تو ایسا ہی انبیاے کرام علیہم السلام کے بارے میں آیا ہے کہ وہ تلبیہ کہتے اور حج ادا کرتے ہیں۔ تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے یہ کرامتیں بدرجۂ اولیٰ ثابت ہیں۔

علامہ سید یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ الربانی اپنی کتاب مستطاب ''جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' میں فرماتے ہیں: أن الأنبياء عليهم السلام يسيرون في الكون بأشباحهم وأرواحهم، ويحجون ويعتمرون متى أذن الله تعالىٰ لهم في ذٰلک کماکانوا أحياءً. (جواهر البحار فی فضائل النبی المختارﷺ، ج:۲، ص:۱۳۰، برکات رضا، پوربندر، گجرات)

ترجمہ: انبیاے کرام علیہم السلام اپنے جسموں اور روحوں کے ساتھ عالم میں سیر کرتے ہیں اور حیات ظاہری کی طرح وصال کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے اذن سے حج وعمرہ ادا کرتے ہیں۔

علامہ سید یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمۃ الربانی اسی کتاب میں علامہ امام نور الدین حلبی کے رسالہ: ''تعريف أهل الإيمان بأن محمداًﷺ لايخلو منه زمان ولا مكان'' کے حوالے سے فرماتے ہیں:

والذی أراه أن جسده الشريف لايخلو منه زمان ولامكان، ولامحل ولاإمكان، ولاعرش ولالوح، ولاكرسى ولاقلم، ولابر ولابحر، ولاسهل ولاوعر، ولابرزخ ولاقبر، كماأشرنا إليه أيضاً، وأنّه إمتلأ الكون الأعلىٰ به كإمتلاء الكون الأسفل، وكإمتلاء قبره به، فتجده مقيماً في قبره، طائفًا حول البيت، وقائماً بين يدي ربه لأداء الخدمة. (جواهر البحار فی فضائل النبی المختارﷺ، ج:۲، ص:۱۲۳، برکات رضا، پوربندر، گجرات)

ترجمہ: میرا اذعان واعتقاد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسد اطہر سے نہ تو زمان خالی ہے نہ مکان، نہ محل نہ امکان، نہ عرش نہ لوح، نہ کرسی نہ قلم، نہ بحر نہ بر، نہ نرم زمین نہ سخت، نہ برزخ نہ قبر، اس کی طرف ہم اشارہ بھی کرچکے ہیں اور

حضور اقدس ﷺ نے کائنات کو بھر دیا ہے اعلیٰ کو بھی ادنیٰ کو بھی اور قبر کو بھی یہی وجہ ہے کہ آپ قبر انور میں رونق افروز ہیں بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں اور اپنے رب کے حضور عبادت میں مصروف ہیں۔

علامہ زرقانی فرماتے ہیں: ''وفي الفتاوى الرملية: الأنبياء والشهداء والعلماء لايبلون، والأنبياء والشهداء يأكلون في قبورهم ويشربون، ويصلون، ويصومون، ويحجون، واختلف هل ينكحون نساءهم، أم لا؟ ويثابون على صلاتهم وحجهم، ولاكلفة عليهم في ذلک، بل يتلذذون، وليس من قبيل التكليف، لأن التكليف إنقطع بالموت، بل من قبيل الكرامة لهم ورفع درجاتهم بذٰلک. (شرح الزرقاني على المواهب اللدنيه، ج:۷، ص:۳۶۹، الفصل الرابع مااختص بهﷺ من الفضائل والكرامات، دارالکتب العلميه، بيروت، لبنان)

ترجمہ: علامہ زرقانی نے فرمایا کہ فتاوی رملیہ میں ہے: ابنیا، شہدا، علما کے اجسام بوسیدہ نہیں ہوتے ہیں، انبیا اور شہدا اپنی اپنی قبروں میں خورد ونوش کرتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں اور حج ادا کرتے ہیں۔ اس بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے آیا کہ اپنی بیویوں سے نکاح کرتے ہیں یا نہیں؟ اور انہیں نماز اور حج کی ادائیگی پر ثواب دیا جاتا ہے۔ اور اس میں انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ بطور تلذذ ان افعال کو کرتے ہیں (اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں) حالاں کہ وہ ان چیزوں کے مکلف نہیں ہیں؛ کیوں کہ وصال کی وجہ سے تکلیفِ عمل کا رشتہ منقطع ہو گیا ہے، بلکہ یہ ان کی کرامت اور بلندی درجات کے قبیل سے ہے۔

اور اسی کتاب میں دوسرے مقام پر ہے ''وقدثبت أن الأنبياء عليهم السلام يحجون و يلبون. فإن قلت: كَيْف يَحُجُّونَ وَيُلَبُّونَ وَهُمْ أَمْوَات وَهُمْ فِي الدَّار الْآخِرَة وَلَيْسَتْ دَار عَمَل؟ فالجواب: أَنَّهُمْ كالشهداء، بل أفضل منهُمْ، والشهداء أحياء عند ربهم يرزقون فلايبعد أن يحجوا ويلبوا ويصلوا.'' (بتفصيل سابق، ص:۳۶۵)

ترجمہ: امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ بے شک یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام حج کرتے ہیں اور تلبیہ کہتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ انبیائے کرام علیہم السلام وفات پا چکے ہیں اور وہ اخروی گھر میں ہیں نا کہ دار عمل میں تو وہ کیسے حج کرتے اور تلبیہ کہتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کا حال شہدا کی طرح ہے بلکہ ان سے بھی افضل

ہے جب شہدا اپنے رب کے یہاں زندہ ہیں انہیں ان کے رب کے یہاں رزق دیا جاتا ہے تو اگر انبیا کرام علیہم السلام حج کریں، تلبیہ کہیں اور نماز پڑھیں تو اس میں کیا مقام عجب ہے!

رہا یہ سوال کہ اخروی گھر میں دنیوی اعمال مثلاً روزہ، نماز، حج وعمرہ وغیرہ کیوں کر وقوع پذیر ہو سکتے ہیں کیوں کہ وہ دار العمل نہیں بلکہ دار جزا ہے تو اولاً اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح انبیاے کرام علیہم السلام کے بارے میں یہ سوال وارد ہوتا ہے اسی طرح شہداے کراً رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں بھی وارد ہوتا ہے۔ جب شہداے کرام بنص قرآنی باحیات وزندہ ہیں، خورد ونوش کرتے ہیں تو انبیاے کرام علیہم السلام جو ان سے کروڑہا درجے افضل واشل ہیں اگر وہ حج وعمرہ ادا کریں تو اس میں کون سا استحالہ ومضایقہ ہے؟

ثانیاً: انبیاے کرام علیہم السلام حج وعمرہ اس لیے نہیں ادا کرتے ہیں کہ ان پر فرض وواجب ہے؛ بلکہ ان افعال سے وہ لطف اندوز ہوتے ہیں اور انہیں ان افعال سے سرور حاصل ہوتا ہے اور حسب استطاعت قرب الٰہی کے طالب ہوتے ہیں یہ حضرات ذکر ودعا کے طور پر ان افعال کو انجام دیتے ہیں۔

ان احادیث مبارکہ اور ائمہ کرام ومحدثین عظام کے ارشادات عالیہ سے واضح ہوا کہ انبیاے کرام علیہم السلام جس طرح دنیوی زندگی میں روزہ، نماز اور حج وعمرہ ادا کرتے تھے اسی طرح اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی رب ذوالجلال کے اذن سے بلندئ درجات اور عبادت سے لطف اندوز ہونے کے لیے حج وعمرہ ادا کرتے اور حسب قدرت قرب الٰہی کے طالب ہوتے ہیں۔

محمد عبد السبحان مصباحی
دھیرج نگر، رام پور
موبائل نمبر: 9808170357
المتدرب علی الحدیث والافتاء
جامعہ اشرفیہ، امبارک پور